قیمت سالانہ تین روپیہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۵

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۶ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے۔ ۲۱ اپریل ۱۹۱۸ء۔ | نمبر ۱۷

گلدستۂ اخبار

سوامی سندر سنگھ صاحب آجکل گوروکل کانگڑی (ہندوستان) میں ہیں جہاں وہ ہندوستانی ہیں۔

چند ہفتوں بعد آپ سیلون اور سنگاپور تشریف لیجائینگے

شاہ حجاز نے ملک معظم کو مغربی محاذ پر کامیابی کی مبارک باد بھیجی ہے۔

جواباً ہمارے شہنشاہ نے اتحادیوں کی یگانگت اور باہمی اعتماد اور فوج کے حوصلہ کی داد دیتے ہوئے شکریہ ادا کیا

شاہ حجاز نے سر ڈگلس ہیگ کو بھی مبارکبادی کا تار برٹش گورنمنٹ کو بھیجا ہے۔

مغربی محاذ پر چند ایام سے جرمنی کیطرف سے خاموشی ہے مگر امید نہیں کہ یہ خاموشی دیر تک رہے۔ دشمن ایک اور سخت حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

محاذ اٹلی پر بھی جنگ شروع ہے برٹش فوجوں نے دشمن کا سخت نقصان کیا۔

لنڈن کے لشپ صاحب نے وعظ دیتے ہوئے جبری بھرتی کی حمایت کی۔

انہوں نے اپنے علاقہ میں پادریوں کی بھرتی کا اعلان دے دیا ہے۔

فرانس میں یہ خیال اغلب ہے کہ جرمن مغربی محاذ پر دو مہینوں سے زیادہ تک جنگ جاری نہیں رکھ سکتے فرانس کو اب یقین آگیا ہے کہ فرانسیسی برٹش فوجیں جرمنوں کو بالکل روکے رکھ سکتی ہیں۔

آسٹریلیا اور کناڈا نے بھی رنگروٹوں کی دوسری بھرتی شروع کردی ہے

ہندوستان نے بھی وزیر اعظم کی اپیل کی خاطر خواہ جواب دینے کے لئے از حد کوششیں ہورہی ہیں۔

ہز ہائینس مہاراجہ نیپال نے بھی گورنمنٹ برطانیہ کو امداد دینے کا وعدہ کیا ہے۔

میسوپوٹامیہ میں شدت کی بارش ہو رہی ہے۔ جنگی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

روس میں جنرل کارنیلاف اور سوویتیوں کی فوجوں کے درمیان پھر جنگ شروع ہوگئی ہے۔

روس نے جرمن فارن آفس کو تار بھیجا ہے کہ جرمن جنگی قیدی سائبیریا سے جلد روانہ کردیئے جائینگے

مارچ میں پنجاب میں بشمولیت صوبہ دہلی ۱۵۸۵۳ رنگروٹ بھرتی ہوئے

جنگی نامہ نگار کہتے ہیں کہ جب فلانڈرز میں فرانسیسی فوجیں نظر آتی ہیں تو وہاں بڑی حیرانگی اور بے اطمینانی پیدا ہوجاتی ہے

ہالنڈ نے بلووں کی وجہ سے خوراک کی برآمد بند کردی ہے۔

امریکہ کے کارخانوں میں توقع سے تین گنا زیادہ توپیں بن رہی ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

یروشلم کے مسلمان اور برٹش گورنمنٹ

جب سے ہماری سرکار کا قبضہ یروشلم پر ہوا ہے اور سرکار نے وہاں ہر طرح سے خاطر خواہ انتظام کر دیا ہے تب سے وہاں کے نہ صرف یہودی اور مسیحی بلکہ مسلمان بھی نئے انتظام اور سلطنت سے بڑے خوش ہیں چنانچہ ٹائمز آف لنڈن کا نامہ نگار مقیمی یروشلم مظہر ہے کہ یروشلم کے مسلمانوں نے اتحادیوں کو اس طرح پر لبیک کہا ہے کہ گویا ترکی جبر کی سلطنت سے اُن کو رہائی دینے والے ہیں اور اب وہ مسلمان اور ہیں کی گورنمنٹ کے ساتھ ہر امر میں ملکر کام کرتے ہیں۔ ہندوستانی مسلمان فوجوں کی جو مسلمان مقدس مقامات کی حفاظت کر رہی ہیں سپاہیانہ طرز عمل اُن کے ہم مذہب والوں کے دلوں پر بڑا اثر کر رہے ہیں۔ نہ صرف ہمارے سپاہیوں کا نیک برتاؤ اور طرز حکومت کی پالیسی نے اس تشویش کو کم کر دینے میں بہت کچھ کر دکھایا ہے جو حامیان دشمن نے ہمارے ارادوں کی بابت وہاں کے باشندوں کے درمیان پیدا کر دی تھی بلکہ دیگر ایجنسیاں بھی ہمارے ہی ساتھ اور ہمارے ہی حق میں کام کر رہی ہیں۔

فلسطین میں جنگ تازہ ترین خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری فوجیں فلسطین میں بیش بہا کارہائے نمایاں کر رہی ہیں چنانچہ حال ہی میں رائٹر کی ایک خبر موصول ہوئی ہے جس میں وہ کہتا ہے کہ آسٹریلیائی فوجوں نے یردن کے شرق میں جلعاد پر ایک تازہ یورش کرنے میں دشمن کو بڑے سخت سبق سکھائے اور پانچ میل تک حجاز ریلوے برباد کر دی اور ان کے ایک ہزار آدمی پکڑ لئے ہم دریائے یردن سے دہنے کنارہ پر پیچھے ہٹ گئے۔ اور اپنے ہمراہ کئی ہزار آدمی ایسے لے آئے جو ہماری پناہ کے طالب اور برٹش محافظت کے خواہاں تھے۔ اور ہم نے غورانیہ محاذ کی دوسری جانب ایک پل کو محفوظ رکھا ۱۱ اپریل کو دشمن نے ایک پل اور چار ہزار اول پر حملہ کیا جو یردن کے مغربی کنارہ پر دس میل کے فاصلہ پر ہے اور ہم گورے نی منٹ کے حساب سے دشمن نے ہم پر گولہ باری کی۔ میدانی اور کوہستانی توپیں بھی ہم پر گولے برسا رہی تھیں۔ ہم نے آگے نہ بڑھنے دیا غورانیہ کے مقابل میں ایک اور حملہ کیا گیا اور ترکوں نے دریائے یردن کے کنارہ پر حملہ کیا اور ۲۰ ہزار ترکوں کی تعداد کرتے رہے جو پہاڑوں پر سے اتر رہے تھے۔ مگر ہماری توپوں نے حملہ آوروں کے دھوئیں بکھیر دیئے جو بڑھتے چلے آ رہے تھے مگر ہم سے ۵۰ گز کے فاصلہ پر آ کر رک گئے لیکن ہماری توپوں اور بندوقوں نے اُنکا بھی کام تمام کر دیا۔ اس موقعہ پر ایک ہزار آدمی دشمن کے ہلاک ہوئے۔

سریانی مقدس تھوما کے مسیحی آج ہی کے پرچے میں کسی جگہ ہم اپنے پیارے اور قابل قدر سوامی سندر سنگھ صاحب کا مضمون بعنوان صدر درج کرتے ہیں جس میں اُنھوں نے سریانی اور مقدس تھوما کے مسیحیوں کا مختصر مگر قابل تقلید ذکر کیا ہے بیشک اُن میں بہت سی ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو ہم ہندوستانی اور پنجابی مسیحیوں کے قابل تقلید ہے جمیں اُن سے بہت کچھ سیکھنا ہے کوئی خود کہیں سے نہیں لاتا۔ صرف ایک دوسرے کو دیکھ کر سب کچھ سیکھا جاتا ہے۔ ارسطاطالیس کا قول ہے کہ آدمی تقلید کرنے والا حیوان ہے اور یہ سچ ہے جس قوم نے کسی دوسری قوم کی کسی امر میں تقلید کی ہے خواہ وہ امر بھلا ہو خواہ بُرا اسی قدر کے مطابق اُس نے ترقی یا تنزل کی ہے۔ لیکن تقلید کرنے کے لئے مقلد قوم کو اسی پوزیشن میں پہلے ہونا چاہئے جیسی وہ قوم ہے جس کی تقلید کیجائے لہٰذا اگر پنجاب اور ہندوستان کی مسیحی کلیسیاؤں نے اگر کچھ ترقی کرنا اور اس غرض سے سریانی مسیحیوں کی تقلید کرنا ہے تو پہلے اُن کی پولیٹیکل اور دنیاوی امور میں تقلید کریں سلف سپورٹ اور سادہ طرز اور طبیعت کے تئیں مشرقی طریق کو اپنے درمیان جاری کریں۔ کیونکہ مشرقی طریق ایسا عمدہ ہے کہ خواہ مخواہ اس میں سادگی اور خود انکاری اور جانفشانی کا میلان اور تحریک پائی جاتی ہے۔ جو ایک مشرقی طریق کے مقلد کے اندر خود بخود منتقل ہو اور عمل میں اپنا ظہور کرنے لگ جاتی ہے۔

پادری تامل ڈیوڈ صاحب کے لیکچر اسی نمبر سے ہم ناظرین کے روحانی فائدہ کے لئے جنوبی ہند کے پادری تامل ڈیوڈ صاحب کے اُن لیکچروں کا خاکہ درج کرتے ہیں جو انہوں نے جالندھر شہر میں پادری جونس صاحب کی کوٹھی پر مسیحیوں کے فائدہ کے لئے دیئے اور جنکو ہمارے نامہ نگار مسٹر ورما نے درج اخبار کرنے کے لئے روانہ کیا ہے۔ لیکچر چونکہ قدرے طویل ہیں مگر علیحدہ علیحدہ ہیں۔ ہر ایک اشاعت میں خاتمہ مکمل نکل سکیں گے۔ ہم پادری تامل صاحب کے شکرگزار ہیں کہ وہ اس قدر دور سے محنت اور مشقت اُٹھا کر ہمیں روحانی غذا دینے کے لئے تشریف لائے جن اصحاب کو اُن کے دیکھنے اور اُن کے لیکچر سننے کا اتفاق نہیں ہوا وہ نور افشاں کی معرفت مستفید ہو سکیں گے۔



ایڈیٹر نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں

صبح کی بندگی

گزشتہ سے پیوستہ

کلام کے پڑھنے پر خاص برکت کا وعدہ ہے "مبارک وہ جو اس نبوت کی باتیں پڑھتا ہے"۔ "مبارک وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو حفظ کرتا ہے"۔ جبکہ خدا نے اپنی انگلی سے لکھا اور اپنے خاص بندوں کو فرمایا کہ "لکھو" تو صاف ظاہر ہے کہ اس کی مرضی ہے کہ بندہ پڑھے۔ یہودیوں نے پڑھنے کے علم کو افضل سمجھا اور سب بچوں کو سکھایا جاتا تھا۔ اس لئے خداوند نے کئی دفعہ لوگوں سے سوال کیا "تو کس طرح پڑھتا ہے؟" "یا تم نے نوشتوں میں کبھی نہیں پڑھا؟"

بادشاہوں کو ہدایت دی گئی تھی کہ وہ خود اپنے واسطے شریعت کی ایک نقل کتاب میں لکھے۔ تاکہ وہ نقل اُن کے پاس رہے۔ اور اپنی زندگی کے لئے اُسے پڑھا کرے۔ یہ بائبل سٹڈی کا کیسا عمدہ نمونہ ہے۔ جو شخص پڑھتے وقت قلم لیوے اور بعض آیتوں کو نقل کرے۔ وہ معلوم کریگا کہ لکھتے ہی بائبل کی کی تعلیم دل کی تختی پر کندہ ہو جاتی ہے۔ ہمارا بادشاہ **جارج پنجم** ذکر کرتا ہے کہ میری والدہ نے مجھ سے وعدہ کیا کہ میں روزہ بائبل سے ایک باب پڑھا کروں۔ اور میں روز پڑھتا ہوں۔

روز روز کا مقررہ ورد اگر دعا اور غور کیساتھ پڑھا جاوے تو دل میں اس کا اثر سارے دن رہیگا۔ داؤد بادشاہ کیسے شوق سے پکارتا ہے کہ آہ! تیری شریعت سے کیسی محبت رکھتا ہوں! میری صبح سے لے دن اسی میں ہے۔ اگرچہ ہونے کے سبب سے بہت سی باتوں کا فکر اسکو ہمیشہ لگا رہتا تھا۔

آپ جو دیہات میں رہ کر خدمت کرتے ہیں جن کو وعظ سننے یا اوروں کے ساتھ بندگی کرنے کا موقعہ کم ملتے ہیں۔ آپ اپنی روحوں کو صبح کی تلاوت سے تروتازہ کرسکتے ہیں۔ پولوس رسول اپنے دھرم بیٹے پیارے عزیز تیمتھیس کو جس وقت کہ وہ جوان فسس میں نئے مریدوں کو تعلیم دینے کے لئے چھوڑ گیا یوں لکھتا ہے کہ "جب تک میں نہ آؤں پڑھنے۔۔ (اور باتوں کی بھی سیکھ) پڑھنے کی طرف متوجہ رہ۔ اپنی اور اپنی تعلیم کی خبرداری رکھ۔ ایسا کرنے سے تو اپنی اور اپنے سننے والوں کی بھی نجات کا باعث ہوگا"۔ پڑھنے سے تیری اپنی روح کو خوراک ملیگی تب تو اوروں کو بھی کھلا سکیگا۔ تیری نجات اور ان کی نجات اس پر منحصر ہے۔

غور اور فکر اور سوچ کے ساتھ پڑھنا اس پر خاص برکت ہوگی۔ "مبارک وہ آدمی جو خداوند کی شریعت میں مگن رہتا اور دن رات اُس کی شریعت میں سوچا کرتا ہے۔ وہ اُس درخت کی مانند ہوگا جو پانی کی نہروں کے کنارے پر لگایا جاوے۔ اور اپنے وقت پر میوہ لائے۔ جس کے پتے مرجھاتے نہیں۔ اور اپنے ہر ایک کام میں پھولتا پھلتا رہیگا"۔ ہرے بھرے مسیحی باغ عدن سے خوشنما۔ وہ ہونگے جو صبح کو خدا کے زندگی بخش چشموں سے دل کے باغیچہ کو سیراب کرتے ہیں۔

صبح کی دعا پر خاص برکت ہوگی "اے خداوند تو صبح کو میری آواز سنیگا" ہاں اگر سننے والا نہ ہوتا تو آواز اٹھانا بے فائدہ ہوتا۔ لیکن جا ہے تو کیسے ہی سویرے دربار میں آوے۔ بادشاہ عظیم تجھ سے پہلے وہاں ہوگا۔ "میں صبح پر سبقت کرتا ہوا چلاتا ہوں [illegible] رہتے یسوع دعا کرنے گیا"۔ "وہ جو مجھ کو سویرے ڈھونڈتے ہیں مجھ کو پائینگے"۔

صبح کی بندگی کے مخالف وہی تین دشمن ہیں جن کے ساتھ مسیحی سپاہی نے مقابلہ کرنے کا وعدہ کیا۔ یعنی دنیا جسم اور شیطان۔ جاگتے ہی دنیا دن بھر کی فکروں کو لے کر آ موجود ہوتی ہے۔ مگر تم اُسے جواب دو کہ "چل جا"۔ لکھا ہے کہ پہلے اس کی بادشاہت اور اُس کی راستبازی کو ڈھونڈو تو یہ سب چیزیں بھی تمہیں مل جائیں گی۔ "میں اپنے باپ سے ملاقات کرنے جاتا ہوں۔ پھر آکے تجھ سے باتیں کرونگا"۔ (ایم۔ آر۔ گرینفیلڈ)

سُریانی یا مقدّس تھوما کے مسیحی

جنوبی ہندوستان کے علاقہ ملابار۔ ٹراونکور اور کوچین میں قریباً سات لاکھ سُریانی مسیحی ہیں۔ ان میں سے زیادہ قریباً رومی کلیسیا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور دو لاکھ اور ارتھوڈکس ہیں جن کو "جیکبائٹ" کہتے ہیں اور قریباً ایک لاکھ اصلاح یافتہ مسیحی ہیں جنکو "مارتھوما" کہتے ہیں اور چند ایک ہزار سی ایم ایس کے متعلق ہیں۔

۵۲ء میں مقدس تھوما رسول ہندوستان میں وارد ہوئے۔ اور چند سال بڑی جانفشانی کے ساتھ خدمت کی اور اس عرصہ میں انہوں نے سات جگہوں میں کلیسیائیں قائم کیں۔ ایک گرجا بالکل جنگل میں ہے۔ قدیم زمانہ میں پہلے مسیحی وہاں آباد تھے۔ مگر اب اس گھنے جنگل میں کوئی نہیں جاتا۔ ایک دوسرا گرجا چنگانور میں ہے جو سب سے پرانا اور دوسری

صدی کا تعمیر کیا ہوا ہے۔ ایسے مضبوط پتھروں سے بنایا گیا ہے کہ اس کی بنیاد تا قیامت نہیں ہلنے کی۔ سریانی مسیحی اس کو بھی ایک معجزہ سمجھتے ہیں۔ کہ چونکہ یہ گرجا تھوما رسول کے ہاتھ سے بنا ہے۔ اس لئے گرنے کا نہیں۔ میں بہت حیران تھا۔ جب سریانی میٹرو پالیٹین بشپ نے مجھے اس بڑے گرجا میں وعظ کرنے کے لئے بلایا۔ کیونکہ یہ لوگ اپنے آپ کو دوسروں سے اس قدر اعلےٰ و افضل سمجھتے ہیں کہ کسی مشن کے پادری یا بشپ کو اپنے گرجے میں وعظ کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ بشپ ابراہام۔ مارتھوما ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔ اور چار دیگر سریانی بشپ صاحبان ایسی محبت و سلوک سے پیش آئے کہ ہر جگہ خدمت کے لئے دروازہ کھول دیا۔ سب سے بڑے بشپ نے کلیساؤں میں ہر جگہ کہلا بھیجا کہ یہ شخص کسی مشن یا سوسائٹی کا بھیجا ہوا پادری نہیں ہے۔ بلکہ خدا کا بھیجا ہوا سادھو ہے۔ اس لئے ہمارے دل اور گرجے اس کے لئے کھلے ہیں۔ ہر جگہ ایسی عمدگی سے اور کامیابی کے ساتھ میٹنگیں ہوئیں کہ خدا نے سینکڑوں جوانوں کی روحوں کو بچا کر اپنی خدمت کے لئے تیار کر دیا۔ ہر ایک میٹنگ میں پانچ ہزار سات ہزار اور اکثر دس ہزار مرد عورتیں حاضر ہوتے تھے اور آخر مارامن کنونشن میں قریباً بیس ہزار مرد و عورت حاضر تھے۔ ایک عجیب نظارہ تھا جب تیس ہزار ہم آواز ہو کر گاتے تھے تو زمین گونج اٹھتی تھی۔ یہاں پر میرے ترجمان پادری پارکر صاحب اور ڈپٹی کمشنر ویٹر مسٹر ادمن تھے۔ کسی ایک جگہ تو مجھے محض انگریزی میں وعظ کرنا پڑا اور تب ملیالم زبان میں ترجمہ کیا گیا۔ ان مسیحیوں کے درمیان میں نے قریباً ایک ماہ تک خدمت کی۔ اور وہ چاہتے تھے کہ میں ہر سال ان کے درمیان جا کر خدمت کیا کروں۔ مسیحی مذہب کی رونق و بہار اگر کوئی دیکھنا چاہے تو جنوبی ہند کے اس حصے میں آ کر دیکھے۔

چوتھی صدی سے اب تک انطاکیہ سے سریانی بشپ آ کر ہمیشہ ان لوگوں کو تعلیم دیتا ہے۔ عرصہ تک یہ لوگ بحیرۂ مردار کی طرح رہے۔ مگر اب ان لوگوں نے اپنا فرض پہچان کر انجیل کی بشارت دینا شروع کیا ہے۔ ان کا انتظام مشرقی طریق پر ہے کوئی مغربی رسم ان میں پائی نہیں جاتی۔ سب کلیسائیں اپنے پاؤں پر کھڑی ہیں۔ امید ہے کہ اب یہ مسیحی ہندوستان میں کچھ کر دکھائیں گے۔ ان مسیحیوں میں کئی ایک باتیں قابل تقلید و تعریف کے ہیں جن کی بابت میں یہاں کچھ ذکر کیا چاہتا ہوں۔

اوّل یہ لوگ بڑے بڑے سرکاری درجوں و عہدوں پر سرفراز ہیں۔ تاہم بڑے فروتن اور سادہ ہیں۔ ایک روز مجھے میٹنگ کے لئے ایلپی میں بلایا جو ایک بندرگاہ ہے چونکہ جماعت بہت بڑی تھی۔ اس لئے باہر میدان میں انتظام کیا گیا۔ میں دیکھ کر حیران تھا کہ بڑے بڑے معزز وکیل مجسٹریٹ وغیرہ اور مستورات بخوشی فرش پر ایک گھنٹہ تک بیٹھے رہے۔ وہاں نہ کوئی کرسی اور نہ کوئی چٹائی تھی سب چھوٹے بڑے فرش پر بیٹھے تھے۔ مگر ہمارے شمالی ہند میں ہمارے فیشنیبل لیڈی جنٹلمین کیا مجال ہے کہ بغیر بنچ یا کرسی کے بیٹھ جائیں۔

دوئم۔ ان لوگوں کی عبادت دو دو تین تین گھنٹے تک ہوتی ہے اور سب چھوٹے بڑے گرجا میں چپ چاپ فرش پر گھٹنے ٹیکے رہتے ہیں۔ اور گرجا میں کوئی بنچ یا کرسی نہیں سب ادنےٰ و اعلےٰ نیچے بیٹھتے ہیں۔ لیکن ہمارے شمالی ہند میں فرش پر بیٹھنا کسرِ شان سمجھتے ہیں۔ اور اگر گرجا میں عبادت دس منٹ زیادہ ہو گئی تو طبیعت اکتا جاتی ہے۔ اور بار بار جیب سے گھڑی نکال کر دیکھنے لگتے۔ بھلا اگر یہاں پر ایک گھنٹہ کی عبادت سے طبیعت اکتا جاتی ہے۔ تو اس طبیعت کے شخص آسمان پر کیونکر رہ سکیں گے جہاں ہمیشہ عبادت ہوتی رہتی ہے بہتر ہے کہ ہمیں یہاں اس عبادت کے عادی ہو جائیں ورنہ جس طرح یہاں گرجا سے اکتا کر باہر نکل جاتے ہیں۔ اسی طرح آسمان سے اکتا کر جہنم میں جانا پڑیگا۔ کیونکہ ان دو جگہوں کے سوا تیسری جگہ وہاں نہ پائینگے۔

سوئم۔ مذہبی تعلیم و روحانی غذا کے لئے بھوک۔ مارامن کنونشن میں نے دیکھا کہ مرد عورتیں ہر روز سات آٹھ میل سے آ کر عبادت میں شریک ہوتے تھے۔ نہ صرف امیر بلکہ غریب امیروں سے بھی بڑھ کر تھے۔ سب اپنا خرچ کرتے اور اپنے ہاتھ سے جھونپڑیاں بنا کر ہفتہ بھر رہے۔ اور ہر روز دو دو دفعہ چندہ بشارتی کام کے لئے دیا۔ بہتوں نے اپنے زیور اتار کر دیدیئے اسی طرح کئی ہزار روپیہ بشارتی کام کے لئے جمع ہو گیا۔ اب مقابلہ کیجئے ہمارے شمالی ہند کے مسیحیوں سے میں نے سیالکوٹ کنونشن اور لکھنؤ کی دسہرہ میٹنگوں اور دوسری کنونشنوں میں جانے والوں سے اکثر یہ سنا کہ جی اگر بشپ صاحب یا پادری صاحبان یہ یا وہ سفر خرچ کا انتظام کر دیں تو جائیں گے ورنہ ضرورت ہی کیا ہے۔ "دیکھئے جو لینے کے خیال سے جاتے ہیں وہ دینگے کیا؟" ہمیں ضرورت ہے کہ بہت سی باتوں میں ان سریانی مسیحیوں سے سبق حاصل کریں۔ تب وقت قریب ہے کہ ہمیں بھی ہر بات میں ان کی سی ترقی حاصل ہوگی۔

ان اطراف میں مسیحیت کی ترقی دیکھ کر دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ ہاں یہ پیارے خداوند کے رسول تھوما کی محنت کا ثمرہ ہے۔ وہ یہاں پر خدمت کرتے کرتے ہندوستان میں شہید بھی ہو گئے۔ لوگوں نے مدراس کے قریب سنٹ ٹامس ماؤنٹ پر



جو انہیں کے نام سے نامزد ہے مار ڈالا اور اس یسوع کی قبر میلاپور کے گرجا میں جو مدراس سے قریب ۳ میل کے فاصلہ پر ہے اب تک موجود ہے۔ پیارے ناظرین! ہمارے خداوند نے اور پھر اس کے رسولوں اور بعد اُن کے ہزاروں بلکہ لاکھوں نے دوسروں کو بچانے کے لئے اپنی جان دے دی۔ اب آپ سنئے اوروں کو بچانے کے لئے کیا کیا یا کیا دیا ہے؟

آپکا خادم:- فقیر حقیر **سندر سنگھ**

ہماری ہولی
جگت ہولی

سرشٹی کے آرنبھ سے دیکھتے چلے آرہے ہیں کہ جو دھرم ایشور کی اور سے ہے اُس کے کچھ نہ کچھ چنہہ ہر ایک دھرم میں پائے جاتے ہیں۔ اُن میں تھوڑی بہت بھرانتی ہونا سمبھو ہے۔ اس بھومکا کو اتنے ہی پر بس کر کے اپنے سدھانت کی اور جھکتے ہیں (وفقات) ہمارا بھارت ورش ہندو لوگوں کا دیش ہے اس دیش کے سے لوگ بسواسی اور دیشوں میں نہیں پائے جاتے۔ یہی کارن ہے کہ پران اور شاستروں کے لیکھکوں اور آوسر پراپت سہا کر من مانی باتیں لکھ دیں اور لوگوں کو اُن پر چلنا اوشیک ہو گیا تینتیس کوٹ دیوتاؤں کو استھاپت کر کے اور لوگوں کے بسواس کو ایسا دڑھ کر دیا کہ سرب سادھارن کے بسواس کو ہٹانا نانی کا گھر نہیں۔ اس میں کسی پرکار کا سندیہہ نہیں کہ پرانوں اور مہاشٹروں کے کرتا بڑے چتر تھے۔ جو باتیں اور کتھائیں انہوں نے لکھیں ایسے پیچ پاچ سے کہ بچہ سے بڑھے تک کو دڑھ بسواس ہو جاتا ہے

یہاں پر درشٹانت ہولی کی کتھا کا دکھاتے ہیں۔ تنک دھیان دیکے پڑھیئے۔ کہتے ہیں کہ ہرناکشپ ایسا ناستک تھا کہ ایشور کے نام کو اپنے کانوں سے سننا اپنے سنکشٹ اور دکھ کا کارن سمجھتا تھا۔ تب سرشٹ کرتا نے اس ناستک کے گھر میں ایک سپوت بالک بھیجا ارتھات پرہلاد بھگت کو وہ بال اوستھا سے رام نام کا اچارن کرنے لگے اور یوں اُن کے پتا ہرناکشپ کا دکھ بڑھنا آرمبھ ہو گیا۔ پتا نے بہت کچھ سمجھایا بجھایا۔ پرنتو سپوت پرہلاد بھگت نے ایک نہ سنی (یہاں پر یہ بھی سدھ ہوتا ہے کہ یدیشر یک پتا آگیہ پالک (ارتھات اطاعت) ایشور کے برودھ آگیا دیں تو اُسے ماننا دھرم نہیں) پرہلاد کے پران نشٹ کرنے کے بڑے بڑے اوپاس کئے۔ پرنتو ایک نہ چلا۔ ستیہ ہے جس کا رکشک سائیں اُس کا بھکشک ناہیں (مارنے والے سے جلانے والا زبردست ہے) نداں ایک دن ہرناکشپ ایسے دکھ میں بیاکل ہو کے اُداس بیٹھے (سر تھامیں) بھر رہے تھے۔ کہ اتنے میں پربہن آ پہونچی بھائی کی یہ دشا دیکھ کے بولی کہ بھیا آپ ایسے دکھی کیوں ہو رہے ہیں؟ ہرناکشپ نے اوتر دیا کہ پر بہن پرہلاد نہیں اتنا وہی نام لیتا ہے جس نام سے مجھے دکھ ہوتا ہے۔ نشٹ کرنے کے اوپائے بھی نہ چلے۔ ہولیکا (ہولی) بہن بولیں کہ بھیا آپ دکھی نہ ہوجئے میں ابھی اس بالک کو نشٹ کرے دیتی ہوں۔ یہ سن کے ہرناکشپ بہت پرسن ہو بولے پر بہن اب جو تو چاہے مانگ لے۔ ہولیکا نے نانا پرکار کے کاشٹ اور ایندھن کی سامگری اکٹھی کر کے چتا میں پرویش۔ اگنی پرکاش ہونے کے پرنتم پرہلاد سے بولیں کہ بھیا (بھتیجے) تم رام نام کے بڑے بھگت ہو آؤ بوا کی گود میں بیٹھ کے اپنے رام کے درشن کیجئے؟ پرہلاد مہنس کے اور بوا کو کپٹ روپ بچن سن کے گود میں جا براجے۔ ہولیکا نے جیوں ہی اگنی پرکاش کی تیوں ہی پرہلاد کو رام (نہ کہ دسرتھ ایودھیا آدھیش کا پتر پرنتو کل جگت کا سوامی رام نام) کا درشن اگنی میں ہوا پرہلاد کی تو رکشا نے رکشا کری اور ہولیکا بھکشک (بھارت ورش کے کئی پرانتوں میں کٹنا ہین استری کو شیطان کی خالہ کہتے ہیں وہ ٹھیک یہی ہولیکا جی ہیں) کو بھسم کیا جنرل پبلک میں آنند بدھائے ہونے لگے۔ دھرم کی جے ہوئی پاپ کی چھے ہوئی یوں ہولیکا ماتا کا پرتی ورش اتسو منایا جاتا ہے۔ ارتھات ہولی کا پرب۔ اب اس کتھا کو اتنے ہی پر سماپت کر کے اپنے پاٹھکوں کو جگت ہولی کھلا دینگے۔ ذرا سوچیت ہو کے آئیے اور ہمارے سنگ پھگوا (ہولی) منائیے جگت پتا شیطان نے ہمارے ماتا پتا آدمیشور (آدم) ماتا حونیشوری (حوا) سے کپٹ روپ سے کام لیا۔ تریا کی جات ابلا ہے اس کو بس میں لانا سہج میں ہو جاتا ہے۔ دوشٹ آتما نے ماتا خوشی کو بہکایا اور ماتا جی نے ہمارے پتا آدمیشور کو پاپ کا بھاگی بنایا۔ واہ واہ تیاا! ننگ بھاشا میں کہاوت ہے کہ تریا ہٹ سے کچھ شاوھ ناہیں (یعنی زن سے کچھ بھی انہونا نہیں) یہی کارن ہے کہ استری اور لکشمی (دولت) دونوں کو مایا کا سروپ بتاتے ہیں۔ اور یہ بھی ستیہ جگت کے گیانی دھیانی لوگ سرب پاپوں کو بڑی سوگت کے ساتھ تیاگ سکتے ہیں۔ پرنتو تریا زن۔ لکشمی (دولت) کے چکر میں آکے نانا پرکار کے پاپ کرنے پڑتے ہیں۔ یہاں پر گیانی سے گیانی دھیانی سے دھیانی اپنی چھاتی پر ہاتھ رکھ کے دیکھے۔ ہم لوگ جو منشری لائف ختم کرتے ہیں مشن کے پربندھی کاریوں (انتظامیہ کاروبار) میں نانا پرکار کے ایسے کام سید کرتے ہیں جنکو مانشنس۔

(ضمیر سالم) ان ادھیت بتاتا ہے۔ انجھو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ بڑے سے بڑے مہاتما تریا اور لکشمی جی کے پھیرے میں پڑ کے اپنے دھرم کو نشٹ کر بیٹھے ہیں۔ دھارمک شنرز بھی اس گورکھ دھندا ہی کو سلجھاتے سمے پرکشا میں پڑ جاتے ہیں اور سنزز ڈیوٹی سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ یہاں پر ہم اپنے مشنریز (ارتھات سنیاسی مشن کے مشنریز) جو بڑے تیاگی (ورکت) کا درشٹانت دیتے ہیں کہ کبھی کبھی جسیٹ پر جا چڑھتے سمے بھیانک پرکشاؤں میں پڑ جانا پڑتا ہے۔ پھر وہ مشنریز جو گرہست آشرم میں ہیں دن رین تریا اور لکشمی جی کے ساتھ میں رہتے ہیں۔ ان پر جو بیتتی ہے وہی جانتے ہیں۔ ان مایا جی سے گورو دیو ہم مشنریز کی رکشا کریں۔ گورو نارائن کے پرتاپ سے دھارمک لوگوں کو بھی پراپت ہوتی ہے۔

ہمارا دھنا انوبھو ہے کہ ایک سمے سالویشن آرمی کے ہیڈ کمشنر تو تھ تکر صاحب مہاشے کی پتنی (میم صاحبہ) ننگے چرنوں سے گرنیم رتو میں دھوپ کے سمے دگمت بالو میں چل رہی تھیں۔ تب شریک تریا کے کارن رودن کرنے لگتی تھیں تو اس سمے کمشنر صاحب کنجری بجا کے بڑی اونچے شبد سے جے جے کار کرنے لگتے تھے "ستیہ ہے ماتا جی پاؤں اونچلی برا نہیں ہوتیں" پرنتو آدھیشور کو جو ایشوری نے مایا میں پھانس کے ایشوری دھرم پاس سے نکلوا دیا۔ وہ تیہ آدھیشور ارتھات ہمارے تران کرتا نامری ناتھ کو جنہی بچ ماتا نے ناپار کار کی پرکشا میں ڈالا۔ پرنتو گورو وسوامی نے سب شکور جے پراپت کی۔ مہاراج جب اپنی ڈیوٹی کر رہے تھے اس سمے دیا روپ ہو کے مایا بی بی کو میں اور تیرا تیا ڈھونڈتے پھرتے ہیں۔ یہاں پر سبھوجی ستاٹا لگا گئے۔ دوسرے استھان میں ماتا جی نے کچھ الونتی (صلاح) دی ترنت ٹرانٹ دیا کہ ہے استری کو بھوجن سے کیا کام؟ اس تریا روپی مایا نے شدھا (بھوک) کے سروپ میں ہو کے گورو نارائن کی پرکشا کی پرنتو مہاراج کو جے پراپت ہوئی۔ ایسے درشٹانتوں سے منگل سماچار بھرا پڑا ہے۔ پرنتو پڑھے پریمی پاٹھکوں کے لابھارتھ اُس گھٹنا کا سنکشیپ میں کچھ ورنن کرتے ہیں جو ہمارے گوشس روپا کو ات میں بھو ہوا۔ پرنتو گنشپ سروپ میں ایک سوامی درشٹ آتما آکے گھیرتا ہے۔ اور جب دیکھتا ہے کہ کسی پرکار سے وہ ننتہ آدھیشور کو نشٹ نہیں کر سکتا تب اپنی بھگتی مایا سے کام لیتا ہے اور ہمارے تران کرتا کی بچ ماتا کا رودن اور بلاپ پربھو کو بڑی بھاری پرکشا میں ڈالتا ہے۔ یہاں ہیں ویدانتی بھرے اور نزکو دیکھئے کر پربھو کیا کہہ رہے ہیں پربھو نے انت سمے اپنی ماتا اور اس شش کو جسے گورو نارائن پریہ جانتے تھے نکٹ کھڑے ہوئے دیکھا اپنی ماتا سے کہا کہ ہے ناری دیکھ یہ تیرا پتر اور یہ شش سے کہا دیکھ یہ تیری ماتا ہے۔ شبد جہاں ایک اور کرونا سے بھی وہاں ساتھ ہی مایا سے کوسوں دور ہیں۔ یہاں آدی ماتا جو ایشوری کے پتر (ایش) ہو کے سرپ ارتھات درشٹ آتما (شیطان) کے سر کو کچل رہے ہیں اور مایا تریا اور لکشمی کے اوپر جے پراپت کر رہے ہیں۔ جے! جے!! جے!!! دوتا لوگ آکاش سے ہمارے گورو دیو کو مایا جیت کی پدوی (القاب) دے رہے ہیں۔

اب یہاں پر آپ کو سدھ کر کے دکھلائے دیتے ہیں کہ ہماری ہولی کس پرکار سے جگت ہولی ہے۔ ہرناکشپ اس سنسار کا پتا ہے ہولکا (ہولی) ارتھات مایا اس جگت کی ماتا ہے۔ یہاں پربھو نے ہرناکشپ روپی درشٹ آتما کو نشٹ کیا اور ناری سے نر روپ دھارن کر کے ناری کی رکشا ارتھات مایا کے اوپر جے پراپت کی مایا جیت کے فلاسفی سے رنگے ہوئے واکیہ کو دو یک کی درشٹی سے دیکھئے۔ یہاں سنساری پتا ہرناکشپ اور سنساری ماتا مایا ارتھات ہولکا بھسم ہو رہی ہیں۔ کل جگت میں کیا تینوں لوک میں آنند بدھائے بج رہے ہیں۔

سنیاسی مشن میں ہولی*

سیزن میں اسپیشل ہولینیس میٹنگیں دو ماس تک بڑی دھوم دھام سے ہوتی رہتی ہیں۔ اور مشن کا پیٹھک لیڈر اپنی منڈلیوں (جماعتوں) میں چیشٹا کر کے ہولی پرب کو جو لوگوں نے انہول نہار رکھا ہے۔ ان کو ریتوں کو مٹا کے ٹھیک ہولی ارتھات پوتر کر کے کانگریگیشن کے سنکھ فوٹو کھینچ دیتے ہیں۔ ہم جو نامری ماتی کہلاتے ہیں ہمارا پرب ستیہ ہولی ہے۔ ہمارے ہی دھرم سے جگت ہولی سدھ ہوتی ہے جگت پتا آدھیشور مایا ماتا جو ایشوری کے لئے بھسم ہو کے اپنے کرتبیہ (ڈیوٹی) کو بھول گئے اور آنند بگان سے نکالے گئے۔ جب سمے پورا ہوا جگت ناتھ ارتھات نامری ناتھ نے نر روپ دھارن کر کے درشٹ آتما اور مایا کے اوپر جے پراپت کی اور جگت کو ہولی بنا کے آپ گتسمنی بگان کے مارگ سے پرویش کیا کہ ہم سب رجو پربھو پر بسواس لا دیں (آنند بگان میں سربدا آنند بدھائے بجاتے ہوئے ہولی! ہولی!! ہولی!!! کرتے ہیں آپ کا درپھیوں (منتر سوامی نربھیانند بھارتی)

اھیتاپرم

بشارتی مہم

علاقہ کھنہ۔ ماہ فروری ۱۸/۲ ۱ سے ۱۸/۲ ۱۰ تک

بشارتی مہم کی خدمت جو شہروں اور قصبوں میں ہوئی اُس کا نظارہ عجیب سا معلوم ہوا ۱۸/۲ ۹ کو میں اس

* آگامی برش میں اس سیزن کا وستار پورک حال لکھ کے اپنے پاٹھکوں کو رنگیلی ہولی کھلا دیں گے (نربھیانند بھارتی)



خدمت کے واسطے کمر کس کر لکھنؤ حاضر ہوا وہاں پر سب مسیحی اس خدمت کی تیاری میں بڑے ذوق اور شوق سے تیار تھے اور دعا اور کلام کے مطالعہ میں مشغول تھے میں نے دیکھا کہ اسکول کے لڑکوں کو اتنا شوق تھا کہ رات بھر ڈھولک سے بھجن گاتے رہے صبح ہوتے ہی کچھ کھا پی کے میں نے گرجے میں یشوع کی کتاب ۲۰:۱۷ پر وعظ کیا - اور جماعت کو دیکھا کہ ہم لوگ خدا کی بات کا یقین کریں اس لئے ہندوستان اپنے لوگوں کو دیا گیا۔

۱۰ ۳/۱۸ کو شہر لکھنؤ میں ایک بڑی جماعت نے جس میں لکھنؤ کے مسیحی اور اسکول کے استاد اور کل لڑکے شامل تھے بشارتی خدمت کو چڑھ گئے اس وقت ایک عجیب نظارہ نظر آرہا تھا۔ سب کے ہاتھوں میں کتابیں اور پرچے تھے وقت بوقت سب لوگ کتابیں فروخت کرتے اور پرچے تقسیم کرتے تھے جس بازار میں جاتے وہ بازار کلام کی آواز اور پرچوں سے بھر جاتا تھا اور تمام لوگ حیران سے ہو جاتے تھے اور جگہ بجگہ جب بشارتی جماعت حاضر ہوتی تھی تو سینکڑوں مرد اور عورتیں اور بچے کلام سنتے اور پرچے پڑھتے تھے۔ گھنٹوں کلام سنایا جاتا۔ ہم لوگ تھک جاتے پر لوگ سننے سے نہیں تھکتے تھے

۱۱ ۳/۱۸ کو منتخب جماعت بسی شہر کو روانہ ہوئی تھی۔ ریل میں پرچے تقسیم کئے گئے۔ اور کتابیں فروخت ہوئیں۔ بسی میں بشارتی جماعت نے بڑے شوق اور محنت سے رات کے ۹ بجے تک محلوں میں کام کیا اور اس خدمت سے ۹ بپتسمہ ہوئے اور شہر میں جگہ بجگہ کلام ہوتا رہا اور سینکڑوں جانوں نے زندگی کا کلام سنا۔

پھر ۵ تاریخ کو بشارتی جماعت پائل قصبہ میں گئی۔ وہاں پر بھی بازار اور محلوں میں خوب زور و شور سے کلام سنایا گیا۔ پھر ۱۶ اور ۱۷ کو جماعت نے سمرالہ اور اچھی واڑہ میں بڑی سرگرمی سے انجیل سنائی اور کچھ عیسائی اور نمبردار بھی اس خدمت میں شامل ہوئے نہایت خوشی کی بات یہ ہوئی کہ کھنہ کے اسکول کے لڑکوں نے اس ہفتہ میں بڑا کام کیا اور خدا کا شکر ہو کہ کسی شخص نے اس ہفتہ میں ایک منٹ کے لئے بھی بشارت کے کام کو نہیں روکا بلکہ نہایت شوق کے ساتھ لوگ سنتے رہے۔

اب پھر ۱۰ ۴/۱۸ کو بشارتی مہم اپنے خداوند کی مدد سے دیہاتی ہفتہ کی خدمت میں مشغول ہوئی یہ ہفتہ کارندوں نے اپنے اپنے علاقوں میں خدمت کرتے ہوئے ختم کیا اب میں صرف اپنے علاقہ یعنے سمرالہ کا کچھ بیان ناظرین کی خدمت میں تحریر کرتا ہوں۔

گذارش ہے کہ ۱۵ اپریل ۱۸ء سے ہی بشارتی خدمت کے لئے کوشش کرنی شروع ہوئی اور خدا نے اپنے بڑے فضل سے اپنا کام شروع کیا ۲۸ ۴/۱۸ کو دیہات کے مسیحی لوگوں نے اپنا شوق یوں ظاہر کیا کہ ایک جلسہ گاؤں بڑودی میں منعقد کیا - اور اس کا خرچ آپ انہوں نے کیا اور اس جلسہ کی کارروائی یہ ہوئی جو ذیل میں درج کیجاتی ہے

ایک دیہاتی جلسہ - گاؤں بڑودی میں کل مسیحیوں نے دو باتوں کے لئے ایک جلسہ ۲۸ ۴/۱۸ کو منعقد کیا۔ اوّل کہ علاقہ کے مسیحیوں کو بلا کر تنبیہ کی جاوے۔ دوئم یہ کہ اسی وقت تین نمبردار مقرر کئے جاویں۔ چونکہ میرا اپنا خیال کئی ایک سالوں سے اس معاملہ کو انجام دینے کا تھا سو میں نے جناب پادری آئی ڈی سوداگر صاحب کو تاریخ پر بلایا۔ صاحب موصوف ۱۱½ بجے کھنہ سے تشریف لائے۔ جماعت جسکا شمار ۱۴۸ تھا اپنے کام کے لئے تیار تھی۔ ہندو مسلمانوں کا بھی جمع تھا۔ کئی ایک گیت گانے کے بعد دعا کر کے میں نے نمبرداروں کی ضرورت اور ان کے فرائض کا ذکر کیا اور متی کی انجیل کے ۲۸: ۱۹ آیت پر وعظ کیا۔

پھر جناب پادری آئی ڈی سوداگر صاحب نے ۱ قرنتیوں کے ۱۲: ۱۲-۲۷ تک پڑھ کر بدن کے عضووں کا ذکر کر کے بدن کی یگانگت ظاہر کی اور چھوٹے سے چھوٹے عضو کی قدر اور عزت کا ذکر کر کے مجھے فرمایا کہ آپ ہر ایک نمبردار کے سر پر پگڑی باندھیں۔ میں نے پہلے ان کے گلے میں ہار ڈالے پھر پگڑی باندھنی اُن کے سروں پر شروع کر دی اور اُن کے ہاتھوں میں انگوٹھی پہنا دی پھر جماعت نے پھولوں کی بارش برسا دی جماعت نہایت ہی خوش تھی۔ پھر نمبرداروں کے فرائض بتائے گئے جو ہر ایک نے خوشی سے منظور کئے اور ان کے پورا کرنے کا وعدہ کیا۔ بھائی صوبہ سنگھ نمبردار رنگلا کو ۱۸ گاؤں اور عطرو نمبردار بڑودی کو ۹ گاؤں اور بھولا سنگھ نمبردار بھگو کو ۶ گاؤں کے مسیحیوں کی خدمت سپرد کی گئی۔

پھر بعد کو میں نے اور جناب پادری آئی ڈی سوداگر صاحب نے اور کل جماعت نے میٹھا پلاؤ بڑی خوشی کے ساتھ کھایا اور خدا کا شکر کیا۔ ہم خدا کے اوپر بھروسہ رکھ کر امید کرتے ہیں کہ نمبرداروں کے اس انتظام سے جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی ہوگی۔ اور جماعت کو نہایت بڑا فائدہ پہنچے گا - یہ کام خدا اپنے ہی نام کی خاطر کرے گا۔ فقط - قلم گرونت سنگھ - خاص سمرالہ - ضلع لودیانہ

سال گذشتہ میں سمرالہ کے علاقہ میں مسیحیوں میں مختلف انتظام جاری کئے گئے۔ ذیل پر ہر ایک کار کے متعلق - (۱) بڑودی گاؤں میں عطرو نمبردار ولد روڑا (۲) بھگو میں بھولا سنگھ (۳) سمرالہ گرونت سنگھ (۴) کٹانی بالو (۵) ہیراں میں لکھیا انکا کام بت پرستی - شراب خوری - جوا بازی اور طرح بطرح کے گھنونے کاموں سے جماعت کو روکنا - دوئم خیرات کے متعلق (۱) بڑودی

عطرو۔ (۲) ٹھگو۔ بھولا سنگھ (۳) رسکا آباد۔ صوبہ سنگھ (۴) کشاتی باز (۵) ہیراں ٹھیکڑ (۶) ماگمنڈ بھولا۔

اس کے سوا تعلیم کے متعلق بھی لوگوں میں ذکر ہوتا رہا ہے۔ بھیر پڑوسی گاؤں میں نمبردار عطرو نے ۲۱/۲ ایک جلسہ منعقد کیا اس میں اُن کے علاقہ کے مسیحی آئے تھے اور کھنہ سے محمد رلاؤں کے جناب اے ٹوڈی سوداگر صاحب اور منشی سکندر مسیح صاحب آئے تھے۔ بھاگن گئی اور وعظ سنائے گئے اور ہندو مسلمانوں میں بھی بشارت کا کام ہوا۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں جو ہم نے اپنے ہمارے علاقہ میں نمبرداروں کا انتظام کیا ہے۔ اس سے بشارتی ہفتہ میں بلکہ بشارتی خدمت میں ہم کو بڑی مدد ملتی رہی اور آگے کو ملتی رہیگی۔ ہمارے بعض مسیحیوں نے اور نمبرداروں نے اس ہفتہ میں اچھا کام کیا ہے ہم نے اس ہفتہ میں پانچ تصویروں سے کام لیا۔ تصویروں اور پرچوں سے کلام مقدس پھیلایا۔ ہمارے علاقہ میں ایک نمبردار بنام عطرو ہے۔ بشارتی مہم کے کام سے اس کے دل میں بہت شوق پیدا ہو گیا ہے۔ وہ سچا اور بڑا مخلص ہے۔ اور اس نے جو ہے۔ ہم نے گزرے سال سے اسکو کلام کی کئی ایک تصویریں یاد کرا دی ہیں جن میں خداوند مسیح کی کراماتیں ہیں وہ اپنے علاقہ میں مسیحیوں میں جاکر دعا کرتا اور تصویریں دکھا کر منادی کرتا ہے۔ اس غریب نمبردار کے پاس دو مکان تھے ایک مکان اُس نے عبادت کے واسطے وان کر دیا ہے اب آگے کو اس مکان میں بندگی ہوا کرے گی سو شکر خداوند یسوع ہندوستان کی جماعت کو مال دولت دے تاکہ اُس کی عبادت کے گھر جگہ جگہ پنجاب میں۔ فقط لودیت سنگھ خاص سمرالہ۔

مسز سٹار صاحبہ کی چٹھی کی نقل

میں آپ کے نہایت دلی رنج و غم کی حالت میں ہر دلعزیز اور اپنے پیارے ڈاکٹر سٹار صاحب کے انتقال پر ملال کا حال لکھ رہی ہوں۔

اتوار کی علی الصبح کو چار بجے کہ ابھی بالکل اندھیرا ہی تھا۔ تین آدمی چھری لئے ہوئے بنگلے میں ہمارے پلنگ کے کمرے میں اندر آ گئے ہم نے جاگ کر ان کو وہاں دیکھا اور خیال کیا کہ وہ ہسپتال کے کسی مریض کے واسطے ڈاکٹر صاحب بلانے کے لئے آئے ہیں۔ سنیچر کے دن ہم نے ایک بہت بڑا اپریشن کیا تھا اور مریض کے دوستوں سے کہا تھا کہ اگر اس کا حال خراب ہو تو وہ آکر ہم کو بلائیں۔ اس لئے ہم نے خیال کیا کہ وہ ہیں۔ ہم پکارے "کیا ہے" اور "خوک یی" لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔ پس ڈاکٹر صاحب اٹھ کر اُن کے پاس اکیلے باہر گئے۔ اور تب انہوں نے اُن پر حملہ کر کے اُن کو گرا دیا اور اُن کو چھرے مارے۔ پانچ بڑے زخم تھے صرف اُن لوگوں کے پاس چھرے اور تلوار ہو گی۔ تب وہ بھاگ گئے۔ یہ سب ایک لمحے میں واقعہ ہوا۔ میں مدد کرنے کو دوڑی اور ڈاکٹر صاحب پیچھے کو اندر لڑکھڑا کر گر پڑے۔ اُس وقت اُن کا انتقال نہیں ہوا۔ اور سارا وقت ہوش میں تھے لیکن رنگ بہت سفید ہو گیا تھا۔ کیونکہ خون جلد بہتا تھا بہت جلدی میں نے ہر ایک کو بلایا جگہ تیار کی گئی۔ میجر برلی صاحب نے آکر اپریشن کیا تب ہم اُن کو واپس گھر لے گئے اور اُن کی زندگی کے لئے نہایت درجے کی کوشش کرنے لگے

اپریشن شروع ہونے سے پہلے جب وہ میز پر پڑے تھے تو انہوں نے اپنے ہاتھ ایک ساتھ رکھ کر کہا کہ "اب میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں"۔ اپریشن لمبا تھا کیونکہ ان کے بدن میں گہرے زخم لگے تھے۔ دل کے نیچے، ٹانگ اور بازو اور سر میں۔ اس کے بعد ہم نے انکو آگ کے نزدیک پلنگ پر لٹا دیا۔ وہ بالکل ہوش میں تھے اور مقدور بھر کوشش کرتے اور سارا وقت خوش اور خاموش تھے۔

انہوں نے کہا "مجھے پسند کرنا چاہیے کہ میں شفا پاؤں لیکن تیری مرضی پوری ہو"۔

انکی زندگی کے لئے بڑی کوشش کی گئی۔ سیلائین ہر طریق سے دیا گیا اور جو کچھ ہو سکا کیا گیا۔ درد بہت سخت تھا لیکن انہوں نے آہ ہرگز نہ بھری جب میں نے اُن سے پوچھا کہ آپ اُن آدمیوں کو جنہوں نے آپ پر حملہ کیا تھا پہچانتے ہو تو انہوں نے کہا "نہ مجھے کچھ فکر نہیں"۔ انہوں نے کہا کوئی آنسو نہ ہوں" اور ہم نہیں روئے۔ کیونکہ اُس کمرے میں خداوند مسیح کا موجود ہونا ہم کو محسوس ہوا۔ اور اس سے بھی زیادہ عجیب تھا کہ میں بیان کر سکوں۔ ڈاکٹر صاحب سے پوچھتے رہے کہ میرا حال کیا ہے۔ پہلے ہمیں یقین تھا کہ وہ اچھے ہو جائینگے۔ میرے دل میں آواز آئی کہ "موت کا غلبہ نہ ہوگا۔ اور اُس کا غلبہ نہ ہوا"۔ ایک دفعہ اُن کو غش آگیا۔ اور پھر چھپنے کے طور سے اوپر نگاہ کی جانے کو تیار۔ اور اطمینان سے۔ میں نے اُن سے کہا کہ یسوع بہت نزدیک آیا ہے۔ اور میں نے بلند آواز سے اُن کے لئے دعا کی اور اُن سے کہا کہ "نیچے ابدی بازو ہیں"۔ تم آگاہ تھے کہ یسوع موجود ہے۔ کیونکہ مجھے آگے کبھی ایسے

پورے طور سے معلوم نہیں ہوا تھا۔ دہشت گرد
تھی اور اس کے بعد ہماری حالت بدل گئی۔ آخر
میں وہ خوشحال دکھائی دیتے تھے۔ صرف ایک لحظہ
بے ہوش ہوئے اور پھر خدا کے پاس گئے میں اُنکو
ایسا کبھی نہیں دیکھا جیسا کہ وہ اُس کے بعد نظر آئے
بڑے آرام میں اور چہرے سے خوشی ظاہر ہوتی تھی۔
موت کا رنگ نہیں تھا۔ وہ صرف سوتے نہیں تھی۔
چار بجے تھے۔ شام کو سب سٹاف اُن کے دیکھنے کے
لئے آیا۔ اُس وقت سے لے کر دوسرے دن تک بہت
لوگ دیکھنے کے لئے آتے رہے۔ یعنے سبھی مسلمان۔
سکھ۔ ہندو اور پٹھان اُن کا چہرہ زندہ شخص کا سا دکھائی
دیتا تھا۔ لیکن زخموں سے خون کا نکلنا بند نہیں
ہوتا تھا۔ پس ہم نے لوگوں کو دیکھنے کے لئے آنے
دیا۔ کہ زخموں کا مطلب کیا ہے۔ اور مریضوں اور
دوستوں کے ہر ایک گروہ سے ہم نے اُس زیادہ
بڑی قربانی اور خود المسیح اور بے شک اور یقینی
اُمید جو المسیح ہی میں ہے ہم نے اُس کی بابت
گفتگو کی۔ ہم میں سے کسی ایک نے ایک دوسرے سے
اکثر اُردو یا پشتو میں بات چیت کی یہ بڑے مطلب
کا سبق تھا۔ اور بڑا برکت والا تھا۔ مجھے کچھ خیال نہیں
کتنے لوگ دیکھنے کے لئے آئے تھے لیکن جھنڈ کے
جھنڈ اپنی جوتیاں باہر اُتار کر ادب سے دیکھنے کو
آئے۔ موتیابند کے مریض اور باہر کے مریض اور
کئی مسلمان اور ہندو بھی جو یہ خبر سنکر چارسدہ سے
آئے تھے مجھ کو خیال نہیں تھا کہ وہ اُن سے ایسی
محبت رکھتے تھے۔ ایک مسلمان نے کہا کہ انہوں نے
ہمارے ڈاکٹر صاحب کو قتل نہیں کیا ہے۔ بلکہ انہوں
نے ہم ہندوستانیوں میں سے ہزاروں کو مار ڈالا
ہے۔ ایک اور مسلمان نے اُن کے چہرہ کیطرف
اشارہ کر کے کہا دیکھو "ابدی زندگی"۔ پھر کہا تمام

نیتا ور رہتا ہے۔" پھر کہا کہ وہ ہمیشہ دوسروں کی
خدمت کرنیکو حاضر و تیار تھے۔ دن ہو یا رات ہمارے
ڈاکٹر صاحب علاج کرنے کو دوڑتے تھے۔ وہ ہم
بیمار لوگوں کے لئے جیتے تھے۔ اور اب ہمارے
لئے اُنہوں نے انتقال کیا ہے۔ ماں باپ کا مرنا
اس سے کمتر ہوتا۔" ایک ہندو نے کہا کہ "یہ وہ
صاحب ہیں کہ جن سے ہر کوئی محبت رکھتا تھا۔"
ایک سکھ نے کہا "بڑا کام کرنے والا صاحب۔ یہ
نہیں کسی نے انتقال کیا۔ بلکہ یہ وہ ہے کہ ڈاکٹر سٹار
صاحب نے انتقال کیا۔ لیکن جناب بشپ صاحب
کے الفاظ سب سے زیادہ عجیب تھے۔ انہوں نے
کہا "یہ آدمی کو مسیح کا حال یاد دلاتا ہے۔ رات کو
دغا باز ہتھیاروں کے ساتھ آیا۔ چھیدا ہوا
پہلو اور خون ہم نہیں روک سکے۔" بشپ صاحب
نے سنگِ مرمر کی عطر دانی کا ذکر کیا۔ مقدس مرقس
کی انجیل ۱۴ باب آدمیوں نے اُس کے ضائع ہونے
کی بابت کیا کہا اور مسیح نے کیا کہا میری یادگاری
پیر کے روز ۶ بجے شام تجہیز و تکفین کی دعا ہوئی۔
چھاؤنی سے بہت سے اشخاص آئے۔ اُن میں
سے بہت سے افسر صاحبان اور ہندوستانی شریف
آدمی جن کو میں نہیں جانتی تھی۔ جناب چیف کمشنر
صاحب بہادر اور جناب جنرل کمان افسر صاحب
بہادر اور بہت سے دوست ہندوستانی اور انگریز
صاحب بھیجے ہوئے پھول عجیب تھے۔ جناب بشپ
صاحب اور پادری بگفورڈ صاحب نے دعا پڑھی۔
اور اُنکے ساتھ تین مشنری پادری صاحبان اور پادری
محمد حسین پادریانہ لباس پہنے حاضر تھے۔
یونین جیک سے ڈھکی ہوئی توپ کی گاڑی پر
جنازہ گھر سے روانہ ہونے سے پہلے ہم سب باغیچہ
برآمدے میں کھڑے ہو کر خداوند کی دعا پڑھی۔

"اور ہمارے قصوروں کو معاف کر کہ ہم بھی اپنے
قصورواروں کو معاف کرتے ہیں۔" سٹاف پھول
لئے ہوئے اور بہت سے انگریز صاحبان دوست
پیچھے ہو لئے۔ دعا صاف صاف پڑھی گئی۔ اور
مجھ کو وہ خوش کرنے والی معلوم ہوئی اور فتح کا
بڑا نشان معلوم ہوتی۔ بڑا راگ بجا۔ جب دعا کی
ہم نے حمد و فتح کا وہ عالیشان گیت گایا۔ ہیلیویاہ۔
ہیلیویاہ۔ ہیلیویاہ۔ تمام ہے جنگ اب فتح مند خداوند
ہوا سر بلند وغیرہ۔ اور مسیحا اپنے زخموں سے تو
موت کے ڈنگ سے صحت سے نہایت سے پورا
کیا گیا۔" اور اب میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ
خدا نے اس قدر میری مدد کی ہے جس کا ہرگز
مجھے کبھی خیال نہیں آ سکتا۔ یہ جان کا نقصان کچھ
کم نہیں۔ میں آپ سے لفظوں میں نہیں کہہ سکتی
کہ وہ کیسا بڑا ہے۔ لیکن خدا ایسا حقیقی ہے اور
ایسا ہی اندیکھا جہان ہے۔ جہاں اب ڈاکٹر صاحب
ہیں۔ میں چاہتی ہوں آپ اپنی زندگی بھر یاد رکھیں
کہ جیسے خداوند مسیح نے ساری دنیا کے لئے اپنی
جان دے دی ویسے ہی ہمارے ڈاکٹر صاحب
نے سرحد کے لوگوں کے لئے اپنی جان دیدی تاکہ سرحدی
لوگ خداوند یسوع کی بابت سُنیں جو کہ دنیا کا نجات
دینے والا ہے۔ اگر اب کوئی چیز زیادہ پکا مسیحی
بنائیگی تو وہ بیشک یہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آسمان
میں ہمارے ڈاکٹر صاحب اُس کام کی بابت جس
سے اُنکو ایسی محبت تھی اور جو انہوں نے ایسی
اچھی طرح سے کیا اب تک دیکھتے اور جانتے ہیں
اور آپ کی اور میری اور دوسروں کی بابت جنکی
زمین پر اُنکو فکر تھی۔ ہم نہیں جانتے کہ یہ کیوں
کیا گیا۔ یا کس نے کیا۔ ہم کسی دشمن کی بابت
نہیں جانتے ہیں۔ لیکن خدا جانتا ہے۔ اور اُس

نے یہ ہونے دیا۔ کیونکہ وہ اس سے بڑے بڑے کام کریگا۔ ہم دعا مانگیں اور یہ کام کریں کہ آگے کبھی نہیں کیا۔ سارے جھگڑے دور کر کے ہم وہ سبق سیکھیں جو خدا ہم کو اس نئی قربانی سے سکھانا چاہتا ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک کی زندگی جو اپنے تئیں مسیحی کہتا ہے زیادہ پاک اور زیادہ سچی ہونی چاہیئے۔ اور کہ ایسی خدا کو دی ہوئی مزدور ہے کہ ہم سب کچھ خدا کرنے کو تیار ہیں ہم میں سے ہر ایک سچا مسیحی مسیح کی خوشخبری سرحد میں پہنچائے۔ یہ قربانی بھی مقبول ہے۔ اور اس سرزمین ہند کے لئے اپنے مقصد کے پورا کرنے میں ناکام نہیں رہیگی۔

میں آپ کے لئے اور اپنی ہندوستانی دوستوں کے لئے اور اپنی تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے لئے آگے سے زیادہ دعا کرتی ہوں کہ خدا ہم کو نئی زندگی عطا کرے اور ہمیں اپنے نام کے لینے کے لائق شمار کرے

میں ہوں آپ کی حقیقی دوست:۔

ایل۔ اے۔ سٹار۔

جالندھر شہر میں بزرگ پادری

ٹامل ڈیوڈ کا دورہ

پادری موصوف کے نام نامی اور اسم گرامی سے بہت سے ناظرین واقف ہونگے۔ آپ نے مورخہ ۱۲ اپریل سنہ ۱۹۱۸ء کو تمام دن جالندھر کے منادوں کے سمر سکول میں جو کہ فی الحال جاری ہے۔ درس دیئے اور شام کی بدھ کی میٹنگ میں لعزر کے معجزے پر مثالوں اور تفسیر کی رو سے لیکچر دیئے۔ "دیکھو لعزر ہاتھ پاؤں سے بندھا ہوا قبر میں پڑا ہے۔ مگر خداوند مسیح اس بندش سے آزاد کر کے زندگی دینا چاہتا تھا۔ کیا خداوند تعالیٰ کی حالت محدود ہے جو اس کے لئے کوئی جگہ قید نہیں۔ زکی کو درخت کے اوپر اور نتھانئیل کو درخت کے نیچے برکت دی تم سمجھتے ہو کہ انسان کو دھوکا دیا جاسکتا ہے۔ خداوند مسیح نے کہا کہ اے مارتھا تیرا بھائی زندہ ہوگا۔ اس نے کہا ہاں قیامت میں زندہ ہوگا۔ بہت سے لوگ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ کہ ہاں بڈھے ہوکر ہم پر زندگی پیدا ہوگی۔ بھائیو آج نجات کا دن ہے۔ لعزر۔ لڑکیہ عورت اور قید خانے کے دار دیکھنے تو بدلتے کتنی دیر لگی؟ ممکن ہے کہ رحمت کا دروازہ بند ہو۔ تم بے جان پتھر کی طرح محسوس نہیں کرتے۔ دل میں سوچتے ہیں کہ ہم جوان ہیں ابھی تو دنیا کے مزے لوٹیں۔ پھر دوسرا سوال مارتھا سے خداوند مسیح کا یہ تھا کہ "پتھر کو اٹھا دو"۔ مسیح نے خود پتھر نہیں اٹھایا حالانکہ وہ خود اٹھا سکتا تھا۔ پتھر ہر جگہ ہے۔ تمہارے گھر میں بہت سے پتھر ہیں۔ تمہارا ذاتی نمونہ بچوں کے لئے ایک بڑا پتھر بنا ہوا ہے مثلاً ایک دوکاندار کا تم سے لین دین ہے اور تم نے سودا لیا ہے۔ اور روپیہ وہ تک دوکاندار کو آج اور کل پر ٹال دیا۔ آخر کار دوکاندار گھر پر آیا۔ خود تو گھر پر بیٹھے ہو مگر بیوی کو کہہ دیا کہ کہہ دو صاحب گھر پر نہیں۔ اب بیوی نے بیٹے کو بلا کر کہا کہ جا کر اس آدمی کو کہہ دو کہ پاپا گھر پر نہیں ہے۔ اب لڑکے سے خود جھوٹ بلوایا۔ لڑکے تمہارا نمونہ دیکھ کر تمہاری نقل کرتے ہیں۔ ایک دفعہ میں نے اتوار کو بازار سے ایک پیسہ کی نعدی (دہان) لی۔ میرے لڑکے نے مجھے دیکھ کر کہا پاپا آپ اتوار کو بھی ایسا کام کر لیتے ہیں میں نے نرمی سے جواب دیا بیٹا میں نے غلطی کی اس کے بعد بیٹے کے دل پر بڑا بھاری اثر ہوا۔ ہماری گفتگو باہر کی کچھ اور گھر کی کچھ۔ ہمارا بیرونی سلوک کچھ اور اندرونی سلوک کچھ۔ یاد رکھو ہم اپنی اولاد کے ذمہ وار ہیں۔ تم بغیر پانی کے بادل ہو جو برستے نہیں مگر گرجتے بہت ہیں۔ ہندو اور مسلمان لوگوں میں کیا فرق ہے۔ تم شراب پیتے وہ بھی پیتے۔ تم جھوٹ بولتے وہ بھی بولتے۔ غیر اقوام آپ کو بائبل کی جگہ پڑھنا چاہئیے حرف لفظی اور بحث اس پر گذارہ نہیں ہوتا۔ ہم جب کسی سے ملتے تو تمام گفتگو میں یہ کہتے۔ بیٹا جی تم راضی۔ بال بچے راضی۔ لڑکی کا کب بیاہ ہوگا۔ اس کو کتنا جہیز دیا جائیگا؟ وغیرہ وغیرہ۔ کبھی اس کی اندرونی حالت اس کے دل اطمینان کی بابت نہ پوچھنا۔ کبھی دینی باتوں پر نہ سوچنا۔ لعزر کی طرح ہم بھی قبر میں پتھر سے ڈھکے ہوئے ہیں۔ کوئی اندرونی گناہ کا پتھر ہے جو ہم کو خداوند کے پاس جانے سے روکتا ہے۔ اے استادو لڑکوں کو محض بتانا ہی کافی نہیں بلکہ عملی زندگی سے بتلاؤ۔ ایک طرف تو جھوٹ سے بچنے کا سبق سکھایا اور دوسری طرف خود جھوٹ اس نے بلوایا۔ تم خدا سے نہیں ڈرتے بلکہ ہیڈ ماسٹر اور منتظمی کے ڈر کے مارے کام کرتے ہو۔ میں خود منتظمی لوگوں سے ڈرتا تھا اور ۲۴ برس تک ریاکاری میں زندگی بسر کرتا رہا۔ بعضے لوگ قوم کا۔ دولت کا عزت کا فخر کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ پادریوں پر طنز آمیز الفاظ کہا کرتے کہ فلاں پادری مکھن توس کھاتا اور عمدہ مکان میں رہتا۔ بھائیو ہر ایک اپنی اپنی زندگیوں کا ذمہ وار ہے۔ (باقی دارد)



مسوپوٹامیہ

گزشتہ سے پیوستہ

(۳) بائیبل کا مسیاہ جبار مستی نمرود ۲۲۱۸ ق۔م میں پیدا ہوا۔ جو کہ شامی سلطنت کا بانی اور قدیم بابل کے چار بڑے صوبوں کا حاکم تھا۔ اس کا خاندان بابل پر ۷۰۰ سال تک حکمران رہا۔ اس کے نام کے کئی کتبے برآمد ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ یہی نمرود ہے جس کو مسلمان فہرست کفار مدعیان الوہیت میں شامل کرتے ہیں بقول شاعر

فرعون نمرود شداد جیسے دعویٰ ہمہ خدا کہا گئے نی

(۴) جب موسٰے بنی اسرائیل کو ملک مصر کی غلامی سے رہا کر کے کنعان واپس لے جا رہا تھا۔ اُن دنوں تخت بابل پر کسی گلڑو نامی بادشاہ فرمانروائی کرتا تھا۔ ان ایام میں بابل، شام، فارس اور میڈیا کی طاقتوں کا خورشید طلعت سپہر ناموری کے عین نصف النہار پر تھا۔ اور کئی ایک صدیوں تک اس ملک میں وہ زبردست سلطنتیں قائم رہیں جو کہ دنیا کے لئے باعث رشک تھیں

(۵) (۵۸۸ ق۔م) بنوکدنضر بادشاہ نے یروشلم پر چڑھائی کی۔ اور بیت المقدس کو سارا قیمتی مال و اسباب لوٹ اور تمام باشندگان شہر کو قید کر کے بابل میں لے گیا۔ یہ واقعہ بابل کی اسیری کے نام سے مشہور ہے۔ اپنے خاندان کے سلاطین میں یہ سب سے زبردست گذرا ہے

(۶) (۵۳۶ ق۔م) شاہ فارس خورس نے بغداد پر بابل کے حکمران کو شکست دے کر بابل کی اسیری میں بنی اسرائیل کی مدد کی۔ اُس نے فارسی سلطنت کی بنا ڈالی۔

(۲) تواریخ سلاطین

(۱) شاہ خورس نے ۹ سالہ حکومت کے بعد اپنے بیٹے کمبی سس کو تخت نشین کرایا کمبی سس نے (۵۲۹ ق۔م) مسوپوٹامیہ سے ایک لشکر کثیر کا جم غفیر جمع کیا۔ اور فرعونی فرقہ کے بادشاہ سے مصر کو فتح کر لیا۔

(۲) کمبی سس کے جانشین دارا نے (۵۲۱ ق۔م) بمقام ماراتن یونانیوں سے مقابلہ کیا۔ پر شکست کھائی۔ اس کے بیٹے زرکسیس نے (۴۸۵ ق۔م) جو آستر کی کتاب کا شاہ اخسویرس خیال کیا جاتا ہے۔ ہند، فارس، آرمینیا اور مسوپوٹامیہ سے ۵۰ لاکھ فوج فراہم کر کے یونان پر چڑھائی کیا۔ اور درہ دانیال پر پل باندھ کر عبور کیا میدان جنگ میں شاہ لیونیڈاس سے بالمقابل ہو کر فتح پائی اور شہر ایتھنز کو آگ کے شعلوں کی نذر کر دیا۔

(۳) یونانی تواریخ کے مطالعہ کرنے والے زینوفان کی حیرت انگیز فوج کشی کا ماجرا پڑھ کر محو حیرت رہ جاتے ہیں کہ وہ کس جبر اور زبردستی سے مسوپوٹامیہ کے میدان سے دس ہزار جوان نکال کر ارض روم اور طرابزون کو ہوتا ہوا یونان لے گیا۔

(۴) ۳۳۲ ق۔م میں سکندر اعظم نے اربیلا کے مقام پر فارسی جمعیت کو شکست فاش دی اور بڑھ کر ہند کے شمالی حصہ کو فتح کیا۔ ہند سے واپسی پر اُس نے ارادہ کیا کہ دریائے فرات کے کنارے تمام وسیع قلمرو کا دار الخلافہ بنائے۔ لیکن ابھی یہ تجویز قوت سے فعل میں نہ آئی تھی۔ کہ پیک اجل نے عین عالم شباب میں بمقام بابل آ دبایا۔ اس کی وفات پر جانشینوں نے دیار بکر اور سلوشیا کو آ دبایا۔ آخر الذکر کا اب نام و نشان نہیں

(۵) ۳۳ ق۔م میں مارک انٹونی نے چاہا کہ پالمرا کے جو ضرب المثل ایشیائی خزائن مدفون ہیں۔ لوٹ کر لے جائے۔ لیکن فارسیوں کے ہاتھ سے شکست کھائی۔ جنہوں نے تیسفان کو اپنا دار السلطنت بنایا۔ جو کہ چند صدیوں تک رہا۔ پارتھیوں نے اہل پالمرا کی مدد کی۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اورلین نے ان کا شہر تباہ و منہدم کر دیا۔ اور حسین و شکیل ملکہ زنوبیہ کو گرفتار کر لیا۔

(۶) اس ملک میں قریباً چار سو سال تک روم اور یونان کا مقابلہ ہوتا رہا۔ فاتح یروشلم تراجان نے پارتھیا کو فتح کر لیا اور رومی فوج لیکر سیدھا خلیج فارس تک جا پہنچا۔ لیکن عالیشان شہر ہاترا لینے میں ناکام رہا۔ یہ شہر نینوا کے جنوب مغرب کو پچاس میل پر واقع ہے جہاں مسوپوٹامیہ کے بہت ہی مشہور کھنڈرات پائے جاتے ہیں +

(۷) ساسانی فرقہ کا آخری فرمانروا خسرو دوم جو اس خاندان میں سب سے زیادہ طاقتور اور نامور گذرا ہے۔ اس ملک پر حکومت کرتا تھا۔ اُس کا دار السلطنت تیسفان تھا۔

(۸) ہنوز خاندان خسروی کے بادشاہ اس ملک پر حکمرانی کرتے تھے۔ کہ اس سرزمین کی ہر ایک قابل کاشت زمین مرسبز تھی۔ ازاں بعد جب مشہور اسلامی جرنیل خالد بن ولید نے مسوپوٹامیہ کو عربوں اور اسلام کے لئے فتح کیا تو اس کی آبادی ۳۰ لاکھ ہو گئی اور ان ایام یہ ملک ساری دنیا سے زیادہ متمول اور مہذب ہو گیا

(۹) چنگیز خاں ہلاکو اور امیر تیمور سمرقندی نے اس ملک پر بڑے ظالمانہ حملے کئے۔ آبادیوں کو ویران اور سرسبز کھیتوں کو بنجر اور جنگل بنا دیا۔ اور بیشمار قدیم یادگاریں زیر خاک کر دیں۔ اسی جابرانہ روش کی تقلید میں اکثر ترک جوان صحرائے گوبی سے نکلکر مغرب میں حملہ آور ہوتے رہے۔ شروع میں بعض ترک خاقان بغداد کے ماتحت خراج گزار ہو گئے۔ بعد میں موقعہ پا کر خود مختار ہو گئے حتی کہ غزنی میں ترک خاندان کی حکومت شروع ہوئی مگر عہد کے فرو دار و خراسان نے غلبہ پا کر خاندان سلجوق کی بنا ڈالی۔

(۱۰) آخرکار اغوز ارطغرل نے مغرب میں

سلطنت عثمانیہ کی بنیاد رکھی جس نے بدانتظامی اور بے ایمانی کی وجہ سے مسوپوٹامیہ کے سیر حاصل میدان کو بنجر و جنگل بنا دیا۔ ارطغرل ایک خانہ بدوش فرقہ کا سردار تھا۔ شان ایزدی دیکھئے بادشاہ بن گیا۔

(۳) "یادگاریں"

تمام عراق قدیم یادگاروں کتبوں اور کھنڈرات کا ملک ہے جس میں اہل انگریز ماہرین عجائبات زمین میں مدت سے پتہ لگانے کھنڈرات کو کھودنے کتبوں کی متروک زبانوں کے جاننے۔ تواریخ ملکی اور مذہبی کے پتہ لگانے میں مصروف ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ قدیم میں یہ ملک بھی کیسا مہذب۔ دولتمند اور خوشحال تھا۔ بخوف طوالت مضمون۔ و قلت فرصت چند ایک کا ذکر ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے

(۱) نمرود کے شمال میں اسور کے وسیع کھنڈرات برلب دریائے دجلہ موجودہ شہر موصل کے بالمقابل نینوا کے ٹیلے (جو تیس میل تک پھیلے گئے ہیں) دریائے فرات کے کنارے۔ بابل کے ویرانے اور طیسفان کی محراب نہایت ہی قابل دید نظارے ہیں جو قدیم زمانہ کی شان و شوکت کی زندہ مثالیں ہیں۔

(۲) عرصہ بیس سال سے محققان اراضی جو کہ نمرود کے مختلف محلات اور کھنڈرات کو زمین سے کھودنے میں مصروف ہیں معلوم ہوتا ہے کہ نمرود کو عالیشان محلات اور خوبصورت عمارات کا قدرتی مذاق تھا۔ شاید یہی باعث ہو کہ اس نے سیاحوں ہمت اور دولت شہر بابل کو ساری دنیا میں بڑا شہر بنانے میں صرف کردی اور فوجی طاقت کو صرف شام فلسطین اور مصر تک ہی محدود رکھا تھا۔

(۳) اسی طرح نینوہ کے کھنڈرات کو کھودنے میں کوئی چالیس برس کا عرصہ ہوا ہوگا سمجھتے ہیں کہ تیموں کو نمرود نے آباد کیا تھا۔ اور بعد میں نینوا جو ایک مشہور مقنن فرمانروا کی قلمرو میں شامل تھا مخرب سنہ سے دارالخلافہ بنایا۔ نینوا کے کھنڈرات ۸ میل کے محیط میں واقع ہیں۔ نمرود کے جنوب کے محلات شاہی اور کئی ایک اور مشہور ٹیلے قابل دید مناظر ہیں جن کی بیرونی دیوار کی بنیاد نظر آتی ہے۔

(۵) نہایت حیرت انگیز منظر شہر ہاترا کے کھنڈرات ہیں۔ اور آخری بادشاہ فارس کی محراب واقعہ طیسفان کی خوبصورتی کو دیکھکر موجودہ زمانہ کے قابل انجنیئر انگشت بدندان رہ جاتے ہیں۔ (باقی دارد)

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک — عہ ۲

ہندوستان و پنجاب سے معہ — ے ر

غیر ممالک سے — ۱۳ عہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالانہ
کالم کا ۱/۸ حصہ	ہے ۸/	ے	ہ عہ
چوتھائی کالم	ے	ہ عہ	عہ
نصف کالم	ہ عہ	عہ	و عہ
پورا کالم	عہ	و عہ	عہ
پورا صفحہ	صہ	ضعہ	ماصہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ہر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائے گا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب بی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام [illegible] چھپا